93858 ـ قبر پر دعا كرتے وقت قبر كى طرف رخ كرنا

سوال

كيا قبر والے كے ليے دعا كرتے وقت قبر كى طرف رخ كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے ليے دو متشابہ معاملوں ميں فرق كرنا ضرورى ہے:

پہلا معاملہ يہ ہے كہ: اپنے ليے دعا كرتے وقت بطور تبرك اور دعا كى قبوليت اور قرب كا اعتقاد ركھتے ہوئے قبر كا رخ اور استقبال كرنے كى كوشش كرنا، بلا شك يہ عمل نيا ايجاد كردہ اور بدعت ہے، اور اس غلو ميں شامل ہوتا ہے جس سے شريعت اسلاميہ نے منع كيا ہے، جب قبر والے سے اپنى حاجت پورى كروانے كى درخواست كى جائى اور اس سے مدد مانگى جائے تو يہ شرك كا باعث بنےگا.

ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قبر كے پاس دعا كرنے اور اسے وسيلہ بنانے يا اس سے سفارش كروانے كى بنا پر قبروں كى زياردت كرنے كى شريعت اسلاميہ ميں اصلا كوئى دليل نہيں ملتى، اسى ليے صحابہ كرام اور مسلمان آئمہ كرام كا طريقہ تھا كہ جب كوئى بندہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كے صحابى ابو بكر اور عمر رضى اللہ تعالى عنہم پر سلام پڑھتا تو دعا كرتے وقت قبلہ رخ ہو كر دعا كرتا، نہ كہ حجرہ شريف كى طرف رخ كر كے.

ميرے علم ميں تو يہ بات نہيں كہ آئمہ كرام كا اس ميں كوئى اختلاف ہو كہ دعا كرتے وقت قبلہ رخ ہونا سنت ہے، نہ كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر كى طرف رخ كر كے دعا كرنا " انتہى.

ديكھيں: مجموع الفتاوى الكبرى (27 / 165).

اور ابن تيميہ رحمہ اللہ " افتضاء صراط المستقيم " ميں رقمطراز ہيں:

" آئمہ كرام نے اس سلسلے ميں جو ذكر كيا ہے شائد انہوں نے قبر كى جانب نماز پڑھنے كى كراہت سے اخذ كرتے ہوئے ذكر كيا ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اس كى نہى ملتى ہے، جيسا كہ بيان كيا جا چكا ہے؛ اور جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبر كو مسجد اور سجدہ گاہ يا قبلہ بنانے سے منع فرمايا اور حكم ديا ہے، تو

علماء نے یہ حکم دیا کہ جس طرح قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنی جائز نہیں، اسی طرح قبر کی جانب رخ کر کے دعا کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیے.

امام مالك رحمہ اللہ " المبسوط " میں بیان کرتے ہیں:

میرے رائے تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے دعا کرنی صحیح نہیں، لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ سلام کر کے چلا جائے.

اور یہ اصل کام اب تك چل رہا ہے، اس لیے دعا کرنے والے کے لیے اسی طرف رخ کر کے دعا کرنا مستحب ہے جس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ جب مسلمان شخص کو مشرق یا کسی اور جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے تو اسے دعا کرتے وقت بھی اس طرف رخ کرنے کی کوشش کرنے سے منع کیا گیا ہے.

اور اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو دعا کرتے وقت اس جانب رخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس طرف اس کا نیك صالح اور بڑا ہو، چاہے وہ مشرق کی طرف ہو یا کسی اور جانب، جو کہ کھلی گمراہی اور واضح شرك ہے " انتہی.

دیکھیں: اقتضاء صراط المستقیم: (364).

اور جب مسلمان شخص دعا کے ساتھ اپنے اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اس کے لیے اس قبلہ کی طرف رخ کرنا مستحب ہے جس کی تعظیم کا اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے، نہ کہ بشر و انسانوں کی قبروں کی طرف جو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالك نہیں تو وہ کسی کو کیا دینگے؟.

حنبلی کتاب " کشاف القناع " میں لکھا ہے:

" اور دعا کرنے والا شخص قبلہ رخ ہو کر دعا کرے کیونکہ سب سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رخ ہوا جائے " انتہی.

دیکھیں: کشاف القناع (1 / 367).

اور شافعی حضرات کی کتاب " تحفۃ المحتاج " کے حاشیہ میں بھی اسی طرح کی کلام ہے.

دیکھیں: تحفۃ المحتاج (2 / 105).

اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ " نقض التاسیس " میں لکھتے ہیں:

" مسلمان اس پر متفق ہیں کہ دعا کرنے والے کے لیے دعا کرتے وقت جس قبلہ کی طرف رخ کرنا مشروع ہے یہ وہی قبلہ ہے جس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مشروع ہے " انتہی.

دیکھیں: نقض التاسیس (2 / 452).

دوم:

اور رہا مسئلہ قبر کی زیارت کرتے وقت میت کے لیے دعا اور استغفار کرنا، جیسا کہ لوگ اپنے فوت شدگان کی قبروں کی زیارت کرتے وقت کرتے ہیں، تو اس میں اس وقت دعا میں قبر کی طرف رخ کرنے والے پر کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے وہ قبر سے تبرک یا اس کی طرف رخ کر کے تعظیم نہیں کرنا چاہتا، بلکہ وہ تو میت والی جگہ کے قریب ہو کر اس کے لیے دعا کرنا چاہتا ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا میت کے لیے دعا کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنا ممنوع ہے ؟

شیخ رحمہ للہ کا جواب تھا:

" اس سے منع نہیں کیا جائیگا؛ بلکہ میت کے لیے دعا کی جائیگی چاہے قبلہ رخ ہو یا قبر کی طرف رخ کیا جائے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا:

" اپنے بھائی کے لیے دعائے استغفار کرو، اور اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہونے کا نہیں کہا، تو یہ سب جائز ہے، چاہے قبلہ رخ ہوا جائے یا قبر کی طرف رخ کیا جائے، صحابہ کرام میت کے لیے قبر کے ارد گرد کھڑے ہو کر دعا کیا کرتے تھے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (13 / 338).

واللہ اعلم .